بازار آرہا ہے بازار آرہا ہے

شرم و حیا کی ملکہ بے مقنع و رِدا ہے

سب قتل ہو چکے ہیں شبیرؑ کے فدائی انصار و اقربا بھی
کس کو بلائے ہائے سنتا نہیں ہے کوئی فریاد بیکسوں کی
بے حال غم کے مارے بیمارِ کربلا ہے

کیسی ہے یہ قیامت ہئے کیسی یہ گھڑی ہے ہئے کیسی بیکسی ہے
سر بے رِدا ہیں سب کے ہاتھوں میں بیبیوں کے رسّی بندھی ہوئی ہے
بیمار کے گلے میں طوقِ گراں پڑا ہے

کیا ظلم کیا ستم ہے آئی ہے قید ہو کر اولادِ مصطفےٰؐ کی
بیمار ساربان کے پیروں پہ سر کو رکھے روتی ہیں بیڑیاں بھی
سُن سُن کے یہ صدائیں ہر زخم رو رہا ہے

بالوں سے منہ چھپا کر سیدانیاں پکاریں آ کر ہمیں بچاؤ
عباسؑ جلد آؤ ، عباسؑ جلد آؤ عباسؑ جلد آؤ
اِک غل ہے چار جانب اک شور اُٹھ رہا ہے

مظلوم بیبیوں کو ہوتے ہیں خوش رُلا کر اہلِ ستم جفا گر
فریاد کر رہی ہیں سیدانیاں تڑپ کر کوئی دلا دے چادر
عباسؑ کو بلاؤ زینبؑ کی یہ صدا ہے

چاروں طرف سکینہؑ شہہؑ کی یتیم بچی حسرت سے دیکھتی ہے 406
کیا وقت آ گیا ہے عباسؑ کی بھتیجی چھپ چھپ کے رو رہی ہے
سہمی ہوئی ہے بچی یہ خوف کھا رہا ہے

غیض و غضب کے مارے لرزاں ہے اِک سناں پر کڑیل جوان کا سر
رکتا نہیں ہے ہائے غازیؑ کا سر سناں پر گر جاتا ہے زمیں پر
آنکھوں سے شہہؑ کی خوں کا بہنا بتا رہا ہے

زینبؑ نے رو کے جس دم پوچھا یہ شاہِ دیں سے حکمِ امامؑ کیا ہے
آئی صدا یہ گوہرؔ شاہِ امم کے سر سے بھائی بھی چل رہا ہے
چل میری دکھیا بہنا حافظ تیرا خدا ہے